ہیں بڑے ہی خبیث مرزائی

شمس الاسلام بہاری

یار! تم مرزائیوں کے پیچھے پڑے رہتے ہو، کیا یہ بھی کوئی کام ہے؟

طاہر! تم چھے ماہ بعد ربوے جاتے ہو واپسی پر نہ جانے تمہیں ربوائی بخار ہو جاتا ہے۔ تم بے کار باتیں کرنے لگ جاتے ہو۔ وہ وہ اول فول بکتے ہو کہ خدا کی پناہ۔ میں تمہاری سنگت و ہمسائیگی سے تنگ آ چکا ہوں۔

چودھری صاحب آپ خفا نہ ہوں۔ یہ جمہوریت کا دور ہے۔ مجھے بھی تو اپنی رائے کے اظہار کا حق ہے۔ پھر وہی بات۔ میں نے بھی کبھی تمہاری مذہبی شخصیتوں کو کچھ کہا۔ تم کو اپنی مذہبی رائے کے اظہار کا تو مکمل حق ہے مگر ہمارے مذہبی زعماء کے حق میں ہرزہ سرائی کا بھی کیا جمہوریت تمہیں حق دیتی ہے؟

نہیں جناب جمہوریت اس کا حق تو نہیں دیتی۔

پھر تم میری پسندیدہ شخصیات کو برا بھلا کہہ کر مجھ سے کس رواداری کی توقع رکھتے ہو؟ ۲۷ برس ہو گئے تمہیں میرے ساتھ کام کرتے ہوئے۔ تمہارا ہمارا گھر بھی ایک ہی محلے میں ہے۔ میں رواداری کے جذبے کے ماتحت ہی تمہارا بیسیوں دفعہ تحفظ کیا۔ ورنہ محلے کے نوجوان تمہارا مردہ بھی ذلیل کر دیتے۔ تم نے پچھلے دنوں ایک اور کمینی حرکت کی۔ میرے ہی بچوں کو سیر و تفریح کے بہانے تم پہلے ربوے لے گئے۔ جہاں تم نے مرزا طاہر کا ہفتہ وار ڈرامہ دکھایا۔ پھر اس کی بہت ہی وڈیو کیسٹیں دکھائیں پھر تم نے وہاں سے ایک ''چگی داڑھی والے فریبی'' کو ساتھ لے کر اپنا ہم سفر بنایا جو بطورِ خاص تربیت کے لیے چپکا رہا۔ تم مری گئے تو مرزائی (قادیانی) کے گھر میں رہے۔ مغرب کے بعد تم میرے بچوں کو اپنے دارالذکر میں لے گئے اور اپنے ''ویجی ٹیبل مذہب'' کی تبلیغ کرتے رہے۔ تم سوات اور کاغان ویلی میں گھومے پھرے مگر تم نے ان بچوں کی نگرانی یوں کی جیسے اسرائیلی فلسطینی مسلمانوں کی کرتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے تم نے یہ کارِ خیر بھی یہودیوں سے سیکھا ہے۔ اب میرے بڑے لڑکے نے اللہ کے فضل و رحمت سے سیکنڈ ڈویژن میں ایم اے انگلش پاس کیا ہے تو تم نے اسے باہر بھجوانے کا جھانسہ دیا اور اسے ۲۵ ہزار ماہانہ کا لالچ دیا اور کہا کہ معمولی بات ہے۔ ایک کام ہمارا ابھی کر دو کہ مرزائیت کی ''سنہری، وروپہلی'' گلی میں سے ہو کر گزر جاؤ اور ہمارا فارم پُر کر دو...... جس میں غلام احمد قادیانی سے

لے کر مرزا طاہر تک سب کی اطاعت کا وعدہ لیا جاتا ہے۔(۱)

تم نے میرے بیٹے کی اطاعت و غلامی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے توڑ کر ایسے گندے، غلیظ، زنا کار لوگوں سے وابستہ کرانے کی ناپاک حرکت کی۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ تم نے اس بات کی لاج بھی نہ رکھی کہ میں تمہارا محسن ہوں۔ تم نے محسن کشی کی۔ اس وقت کو یاد کرو جب تمہاری منگیتر کو ''الہام'' کی خوشخبری کے ذریعہ مسٹر ناصر لے اڑا تھا اور تم روتے ہوئے میرے پاس آئے تھے۔ میں نے پوری ایمانداری سے تمہاری مدد نہیں خدمت کی۔ صرف انسانیت کے حوالے سے۔

چودھری صاحب مجھے معاف کر دیں۔ آپ تو سیریس ہوگئے ہیں، جانے بھی دیں۔ چودھری صاحب۔ پلیز اپنے رویے پر نظر ثانی کریں۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ بھی ان معاملات میں مذہبی ذہن رکھتے ہیں۔

طاہر! نام تو تمہارا طاہر ہے مگر کام تمہارا نجاست پھیلانا ہے۔ تمہارے اندر کی نجاست تمہاری زبان پر آ گئی کہ میں مذہبی ذہن رکھتا ہوں۔ الحمدللہ میں مذہبی ذہن رکھتا ہوں ورنہ سینتالیس برسوں میں تو میری لٹیا ہی ڈوب گئی ہوتی۔ میری بیوی بچے ہم سب کے سب تمہارے ہم زبان ہوگئے ہوتے۔ واقعتاً تم منافق ہو۔ قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے تمہارے متعلق ٹھیک ہی کہا تھا۔ ہم نے بلاوجہ اس کی مخالفت کی وہ تمہیں منافق سمجھتا تھا۔ اسی لیے اس نے تمہارے ساتھ یہ سلوک کیا۔ تم سینتالیس برس تک میرے ہمسایہ میں رہ کر میری انسانیت پروری و ہمدردی کے باوجود اپنے اندر کوئی تبدیلی نہیں لا سکے تو تم نے مجھے ہی مذہبی غیرت سے محروم سمجھ لیا تھا جو میری اولاد پر وارداتیا بن کر شب خون مارنے کی ٹھانی۔ تم سچے کافر ہو، اس میں کوئی شک نہیں۔ تمہاری اس واردات کے بعد مجھے اس بات کا یقین آ گیا ہے کہ تم اپنے کفر میں بہت مضبوط اور مرزائیت کا گند پھیلانے کے لیے تمہیں جو بھی روپ دھارنا پڑے۔ تم دھار لیتے ہو، تم بہروپیئے ہو اور میں دوبارہ کہتا ہوں بھٹو سچا تھا۔ تم سولائزڈ منافق ہو...... میں آج کے بعد تمہیں منافق کہوں گا اور تمہیں محلے سے ویسے ہی نکالوں گا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کو نام لے کر مسجد نبوی سے نکالا تھا۔ سنو! مولانا ظفر علی خاں مرحوم و مغفور میرے محسن بھی ہیں اور میرے رہنما بھی۔ اور میرے زعیم ہیں۔ میرے پسندیدہ شخص ہیں۔ آج تم نے ان کے خلاف بک بک کی تو مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ تم ان کی پیش گوئی کے مصداق ہو۔ انھوں نے سچ فرمایا تھا:

آج بادِ صبا خبر لائی
ہیں بڑے ہی خبیث مرزائی

(مطبوعہ: ''نقیبِ ختم نبوت'' اکتوبر ۱۹۹۴ء)

---

(۱) تب مرزائیوں کا پیشوا مرزا طاہر زندہ تھا۔